السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین کیا چرم قربانی اور مال زکوٰۃ مسجد میں لگ سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کی کھالیں حق مساکین کا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حج کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہی حکم دیا تھا :

((من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ ﷺ ان اقسم لحومها وجلودها وجلالها علی المساکین ولا اعطی فی جزارتها شیئاً)) (بلوغ المرام ۔ بخاری شریف)

''یعنی فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ تقسیم کروں میں قربانی کے گوشت اور چمڑا اور جھولی کو مسکینوں میں ۔''

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوگیا ۔ کہ چرم قربانی فقراء و مساکین کا حق ہے اور اس کا بہترین مصرف مدارس اسلامیہ بھی ہو سکتے ہیں ۔ کیونکہ ان میں اکثر افراد مصارف صدقات پائے جاتے ہیں ۔ مسجد میں قربانی کی کھالیں ہرگز نہیں لگ سکتیں کیونکہ ان میں اکثر افراد مصارف صدقات پائے جاتے ہیں ۔ مسجد میں قربانی کی کھالیں ہرگز نہیں لگ سکتیں کیونکہ حدیث بالا کے صریح خلاف ہے اور زکوٰۃ کے مال بھی مسجد میں نہیں لگ سکتا کیونکہ مصارف زکوٰۃ ایک مشہور چیز ہے ۔ مساجد زکوٰۃ کے مصارف سے ہرگز نہیں ہے ۔ بعض لوگ فی سبیل اللہ کو عام جان کر زکوٰۃ کے روپوں کو مسجد میں لگانا جائز بتلاتے ہیں ان کی زبردست غلطی ہے بغیر دلیل کے لڑتے ہیں ۔ نیز یہ زکوٰۃ اوساخ الناس ہے ۔ ابو سعید شرف الدین ناظم مدرسہ دار الحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی ۔

فتاویٰ علمائے حدیث